بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

فقہ اسلامی کو ہدفِ تنقید بنانے والوں کی جانب سے ایک الزام یہ عائد کیا جاتا ہے کہ تفسیر حدیثِ پاک اور تصوف کی طرح فقہِ اسلامی بھی "ملوکیت" کی پیداوار ہے۔ اور اس پر دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ان چاروں علوم کا ارتقاء اسلامی دورِ ملوکیت میں ہوا ہے' اس طرح یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے کہ ان علوم کا اسلام کے عصر اول سے کوئی تعلق نہیں۔ اس طرح کی بے سروپا باتیں کر کے خالی الذہن' سادہ لوح عوام کو بے وقوف تو بنایا جاسکتا ہے مگر حقائق کا خاتمہ نہیں کیا جاسکتا۔

کون نہیں جانتا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک خیر القرون ہے اور آپ نے اپنے قول و عمل سے ان چاروں علوم کی بنیاد رکھی ہے کیونکہ تفسیر قرآن بیان کرنے والی پہلی ذات' ذاتِ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے' احادیث مبارکہ آپ کے اقوال افعال اور تقریرات ہیں' آپ کا زہد' تصوف کی بنیاد ہے اور آپ کی "حکمت" فقہ کی اساس۔ کس قدر دیدہ دلیری ہے کہ شر کے زمانہ میں پیدا ہونے اور شر کے زیرِ سایہ پروان چڑھنے والے لوگ اس سراپائے خیر ذاتِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کے "خیر القرون" کے زمانہ میں آغاز و ارتقاء پذیر ہونے والے "خیر العلوم" کو ہدفِ تنقید بنائیں اور اہل اسلام کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کی سازش کریں۔ کیا سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا:

من یرد اللّٰہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین

(کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمادیتا ہے)

اور کیا یہ دعا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں دی

اللّٰھمّ علمہ و فقھہ فی الدین

(کہ اے اللہ اسے علم سے سرفراز فرما اور دین میں سمجھ بوجھ عطا فرما)

اگر یہ بات درست ہے تو پھر فقہ شاخسانہ ملوکیت کیسے ٹھہری؟ لطف کی بات یہ ہے کہ طعنہ زنوں کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ فقہ کے چاروں مشہور ائمہ کرام اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر زمانہ اور شر و فساد سے قبل کا زمانہ قرار دیا ہے' کیا یہ اس امت کے امام اور امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد نہیں کہ :

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

(یعنی بہترین زمانہ میرا ہے' پھر میرے بعد والے لوگوں کا' پھر ان کے بعد والے لوگوں کا)

اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے شارحین حدیث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے جن دو زمانوں کو "خیر" میں شمار کیا ہے وہ تابعین اور تبع تابعین کے زمانے ہیں اور ائمہ فقہ تابعین و تبع تابعین ہی میں سے ہیں۔ فساد کا دور تو بعد کا ہے' ملوکیت تو بعد میں آئی ہے۔ پھر فقہ اسلامی کو ملوکیت کے دور کی پیداوار ہونے کا طعنہ دینا بلاوجہ کی شر انگیزی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ؟

ہم نے فقہ اسلامی کے شمارہ نومبر و دسمبر ۲۰۰۰ء میں علماء کرام کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تھی کہ وہ مجالس فقہ و اجتہاد کے قیام پر توجہ فرمائیں اور جدید پیش آمدہ مسائل میں اجتہادی فیصلوں سے مسلمانان عالم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ اس سلسلہ میں ایک پیش رفت کراچی میں اسکالرز اکیڈمی نے کی ہے اور کراچی کے اہل علم' مفتیانِ کرام' علماء و نوجوان اسکالرز کو جدید پیش آمدہ مسائل پر مل بیٹھ کر غور و خوض کی دعوت دی ہے چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی نشست (مجلس مناقشہ) کا انعقاد ماہِ رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں ہوا جس کا عنوان تھا :

"الکحل کے استعمال کا جواز یا عدمِ جواز"

(۱) ادویہ (Medicines) میں' (۲) خوشبویات (Perfumes) میں

الحمد للہ اہل علم نے اس فقہی مسئلہ پر ادلہ شرعیہ کی روشنی میں گفتگو کی' جس کی رپورٹ شامل اشاعت ہے۔ دیگر شہروں میں بھی اس نوعیت کی مجالس کا انعقاد ہونا چاہئے اور پھر ان مجالس میں زیرِ بحث آنے والے مباحث کے مفید نتائج سے عوام کو آگاہ کیا جانا چاہئے۔

کراچی میں آئندہ نشست ماہ رواں میں کسی وقت متوقع ہے جس میں "جہاد" اور عصرِ حاضر کے جہادی مسائل" پر ان شاء اللہ گفتگو ہو گی۔